محمد سرور

شاہ ولی اللہؒ کے دور کے اخلاقی و اجتماعی حالات

(یہ مضمون ترجمہ ہے شاہ صاحب کی تصنیف التفہیمات الالٰہیۃ جزو اوّل کی تفہیم (۶۹) کے ایک حصے کا)

یہ جو ہمارے اِس زمانے میں متصوفین کا گروہ ہے، وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ اسلام میں خود رو ہے اور اسلام میں اُس کی کوئی اصل نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی بونے والا غذائیت بخش اور نفع دینے والا اناج بوئے۔ پھر آسمان سے اُس پر بارش برسے، اور ہو یہ کہ پانی کی فراوانی اور زمین کی نرمی سے گھاس وغیرہ اُگ آئے۔ اس صورت میں بونے والے کے لیے سوا اس کے کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ وہ اس گھاس کو کاٹے اور ضائع کر دے۔ اسی طرح اللہ نے ایک کھیتی بوئی اور وہ تھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے علوم کے حاملین کی۔ پھر اُسے قرآن اور حکمتوں کے پانی سے سیراب کیا۔ اُس کی جڑیں زمین میں پھیلیں اور اُس سے حسبِ مطلوب کھیتی پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک گمراہ فرقہ پیدا ہوا، جو فہم و ذکا کا مالک تھا۔

اس کا رجحان اِس عالم کے ایسے امور کی طرف ہوا، جن کا تقاضا اس فرقے کے نفوس کرتے تھے۔ جب اُسے علوم کا پانی ملا تو اس سے اُس فرقے والوں کی خواہشات کو غذا ملی اور اُن کے دلوں میں ایسے مذاہب و افکار آئے جو اللہ اور اُس کے رسول کو مطلوب نہ تھے۔ ان مذاہب و افکار کے لیے کتاب و سنّت اور ان کے حاملین کی ذہانت سے مدد لی گئی اور قول و عمل سے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ حق ہیں۔

پہلا فرقہ جو اسلام میں پیدا ہوا، وہ تھا جس کے افراد کے دِلوں میں ریاست و حکومت کا جذبہ اُبھرا۔ اُن کو اپنے حسب و نسب پہ ناز تھا۔ نیز اُن میں عالی ہمتی تھی اور حکومت کی طلب بھی، جب انھوں نے دیکھا کہ انبیا حکومتِ عامہ، نیکی کی طرف رہنمائی کرنے اور اللہ کی خلافت کے حامل بن کر آتے تھے تو اُن کو یہ گمان ہوا کہ تمام تر سعادت یہ ہے کہ آدمی فاطمی ہو اور عالم ہو۔ پھر وہ تلوار لے کر نکلے۔ لوگوں کو مغلوب کرے۔ اُن کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے، اُن کو نیک کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ اُن کے اس گمان سے ایک بڑی مصیبت، اختلاف اور تفرقہ پھیلا اور اللہ

کو تو مطلوب یہ ہے کہ اختلاف اور تفرقہ نہ ہو۔ پھر اللہ کا خلافت کے جو وعدہ ہے، وہ مومنین کے لیے ہے۔ اور اس نے دوسروں کو چھوڑ کر اس کے لیے صرف غالبین کو مخصوص نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ سورہ والنور ۵۵ —— اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہیں، انھیں ملک میں حاکم بنائے گا جیساکہ ان کو حاکم بنایا تھا، جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کا دین متمکن کر دے گا۔ جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کے بدلے میں انھیں امن دے گا۔

ایک اور فرقہ عبادت گزار متقشفین کا تھا، وہ سب چھوڑ چھاڑ کر اللہ کے ہو گئے۔ انھوں نے طلبِ معاش کو ترک کر دیا۔ لوگوں سے الگ ہو گئے اور کم سے کم جو چیز ممکن ہے، اس پر انھوں نے کفایت کر لی۔ اس بارے میں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا اتباع نہیں کیا، جب کہ آپؐ نے اپنی اُمت کو اعتدال اور میانہ روی کی تاکید کی ہے۔ ان متقشفین نے مسلسل روزے رکھے اور مسلسل صلوٰۃ و قیام کو اختیار کیا۔ ان کی اس جد و جہد کے نتیجے میں ان کے تین ظاہری لطائف میں نورانیت پیدا ہوئی۔ ان میں حق بھی تھا اور باطل بھی تو تھا۔ ان کی وہ نورانیت اور باطل ہے اُن کے وہ مجموعات جو خلافِ سُنت ہیں، جیساکہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ اس کے بعد سید الطائفہ جنید بغدادی آئے اور انھوں نے متقشفین کے اس طریقے کو سنت کے مطابق کیا۔ اُسے ٹھیک ٹھاک کیا اور اس کی تلخیص کی چنانچہ جنید کا طریقہ سرتاسر خیر ہے۔ اللہ نے اس میں برکت کی روح پھونکی اور اس پر بے حساب گروہوں کو جمع کر دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ مختلف عادات و رسوم میں پڑ گئے، جیساکہ اونی کپڑے پہننا، لوگوں پر حرف زن ہونا اور گانا سُننا وغیرہ۔ اس پر کافی مدت گزر گئی۔ پھر شیخ ابوسعید بن ابی الخیر نے اس طریقے کی تجدید کی۔ ان کے بعد شیخ ابنِ عربیؒ نے جن پر بے حساب علوم و معارف کا انکشاف کیا گیا۔

پھر ایک خبیث فرقہ پیدا ہوا، اور یہ وہ فرقہ ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ بعینہ عالم ہے۔ اور یہ کہ نہ کوئی حساب ہوگا اور نہ کوئی عذاب۔

میں اُن کو کہتا ہوں جو اپنے آپ کو فقہا سے موسوم کرتے ہیں اور تقلید میں جامد ہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی حدیث میں سے کوئی حدیث اسناد صحیح کے ساتھ پہنچتی ہے اور گو فقہائے متقدمین میں سے ایک کثیر جماعت اسے اختیار کرنے کی طرف گئی ہے، لیکن ان فقہائے جامدین کو اسے اختیار کرنے سے باز رکھتی ہے ان لوگوں کی تقلید، جو اسے اختیار کرنے کے حق میں نہ تھے۔ اسی طرح میں اُن ظاہریہ سے کہتا ہوں جو ان فقہا کا انکار کرتے ہیں جو علم کے حاملین اور اہلِ دین کے آئمہ ہیں یہ سب کے سب (فقہائے جامدین اور ظاہریہ) غلطی، حماقت اور گمراہی پر ہیں اور حق ایک ایسا امر ہے جو بین بین ہے۔

میں مشائخ کی اولاد سے جو استحقاق کے بغیر اپنے آباؤ اجداد کی گدیوں پر بیٹھتے ہیں، کہتا ہوں: اے لوگو! تمھیں کیا ہوگیا ہے، تم نے گروہ اور پارٹیاں (احزاب) بنالی ہیں اور ہر شخص اپنی رائے پر چلتا ہے۔ تم نے وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے، جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے ذریعہ نازل کیا تھا اور وہ لوگوں کے لیے رحمت، لطف وعنایت اور ہدایت ہے۔ تم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو امام بنالیا ہے۔ لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ہادی ومہدی سمجھتا ہے، حالانکہ وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ ہم اُن سے راضی نہیں جو لوگوں سے اس غرض سے بیعت لیتے ہیں کہ وہ اس طرح تھوڑی سی پونجی حاصل کریں یا تحصیل علم کے ساتھ دنیاوی اغراض کو ملاویں۔ کیونکہ جب تک اربابِ ہدایت کی مشابہت اختیار نہ کی جائے، دنیا حاصل نہیں ہوتی۔ ہم ان سے بھی راضی نہیں، جو اپنے آپ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور اپنی حسب مرضی اُن کو احکام دیتے ہیں۔ یہ راہزن، دجّال، کذاب فریب خوردہ اور فریبی ہیں، ان سے بچو۔ ان سے بچو اور صرف اسی کا اتباع کرو جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنّت کی طرف بُلاتا ہے۔ اور اپنے آپ کی طرف نہیں بُلاتا ہم مجلسوں اور محفلوں میں صوفیہ کے اشارات کی نشر واشاعت سے بھی راضی نہیں۔ راضی ہونے کی بات "احسان" ہے۔ کیا تمھارے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول میں نصیحت وعبرت نہیں: وان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔ الانعام ۱۵۳ (یہ میری سیدھی راہ ہے، سو اس پر چلو۔ اور مت چلو کئی راہوں پر۔ وہ اُس کی راہ سے تمھیں جُدا کردیں گے)

میں طالب علموں سے کہتا ہوں۔ اے نادانو! جو اپنے آپ کو علما سے موسوم کرتے ہو، تم یونانی علوم، صرف، نحو ومعانی میں مشغول ہو اور سمجھتے ہو کہ یہی علم ہے۔ درحقیقت علم ہے اللہ کی کتاب کی آیات

محکمات کہ تم ان کے مشکل الفاظ کی تفسیر، اُن کا سببِ نزول اور اُن کے دقیق مباحث کی تاویل جانو، اور علم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سنت کہ تم یہ محفوظ کرو کہ آپؐ نے کیسے نماز پڑھی اور وضو کیا، آپؐ نے کیسے روزہ رکھا، حج کیا اور جہاد کیا۔ آپؐ کیسے کلام فرماتے تھے، اور زبان کو کیسے (ناپسندیدہ باتوں سے) روکتے تھے۔ آپؐ کے کیسے اخلاق تھے۔ تم آپؐ کی ہدایت کا اتباع کرو اور آپؐ کی سنت پر عمل کرو ... تم جن چیزوں میں مشغول ہو اور اُن میں تم حد سے بڑھ گئے ہو، یہ علوم آخرت نہیں بلکہ علوم دنیا ہیں۔ تم فقہا کی ترجیحات و استحسانات اور اُن کی تفصیلی بحثوں میں منہمک ہو گئے ہو... علوم آلیہ (وہ علوم جو بطور ذرائع کے ہیں دوسرے علوم کے حصول کے لیے جیسے منطق وغیرہ) کو مستقل علوم سمجھ کر ان میں مشغول نہ ہو، انھیں علوم آلیہ ہی سمجھو۔ کیا اللہ نے تم پر واجب نہیں کیا کہ تم علم کی نشر و اشاعت کرو، تاکہ مسلمانوں کے علاقوں میں اسلامی معاشرہ کا ظہور ہو، لیکن تم اسلامی شعائر کو بروئے کار نہیں لاتے۔ تم زائد چیزوں میں پڑ گئے اور تم نے اسی کو لوگوں کی نظروں میں حق و دین کی طلب بنا کر پیش کیا۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ علاقے علما سے خالی ہو گئے ہیں۔ اور اگر علما ہیں تو ان سے اسلامی شعائر کے ظہور میں مدد نہیں ملتی۔

میں واعظوں، عبادت گزاروں اور خانقاہوں میں بیٹھنے والوں سے کہتا ہوں: اے زاہدو! تم ہر نشیب و فراز سے گزرے ہو اور تم نے ہر رطب و یابس کو سمیٹا ہے۔ تم نے لوگوں کو جعلی اور باطل چیزوں کی طرف بلایا اور لوگوں کو تنگی میں ڈالا۔ حالانکہ تمھیں تو بھیجا گیا تھا آسانی پیدا کرنے کے لیے نہ کہ تنگی کے لیے۔ تم عاشقوں میں سے مغلوب الحال افراد کے کلام سے چمٹ گئے اور عاشقوں کے کلام سے تو کچھ لیے نہیں پڑتا۔ تم نے وسوسوں کو اچھا سمجھا اور اسے احتیاط کا نام دیا اور تمھارے بارے میں اللہ کی مرضی تو یہ تھی کہ تم "احسان" کو اس کے دونوں جزؤں کے ساتھ سمجھو، جزوِ اعتقادی اور جزوِ عملی کے ساتھ۔ چنانچہ تم اس "احسان" کو مغلوب الاحوال اور مکاشفوں والوں کے اشارات سے مخلوط کیے بغیر حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی طرف بلاؤ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ساری کی ساری رحمت اور پوری کی پوری ہدایت اس میں ہے، جو تمھارے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ کیا جو کچھ تم کرتے ہو، آپؐ اور آپؐ کے صحابہ ایسا کرتے تھے۔

میں بادشاہوں سے کہتا ہوں: اے بادشاہو! اس زمانے میں ملاءِ اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ تم تلواریں

کھینچ لو اور اس وقت تک انھیں نیام میں نہ ڈالو جب تک اللہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان دو ٹوک فیصلہ نہ کر دے، اور جب تک سرکش کافر اور فاسق اپنے میں سے کمزوروں سے جا کر نہ مل جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ (الانفال ۳۹)

(تم اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سارے کا سارے اللہ کا ہو جائے)

جب دو ٹوک فیصلہ ہو جائے (اور مشرکین کو شکست ہو) تو ملاء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ تم ہر سمت میں اور ہر تین یا چار دن کی منزل پر ایک عادل امیر مقرر کرو جو ظالم سے مظلوم کا حق لے۔ حدود اللہ قائم کرے اور اس کی کوشش ہو کہ لوگوں میں نہ فساد ہو، نہ لڑائی، نہ ارتداد اور نہ کبیرہ گناہ، اسلام پھیلے اور اس کے شعائر کا ظہور ہو۔ وہ امیر ہر ایک سے اس کے فرائض منصبی پورے کرائے۔ ہر علاقے کے امیر کا اپنے علاقے پر رُعب و دبدبہ ہو تا کہ وہ اپنے علاقے کی اصلاح کرنے پر قدرت رکھے۔ یہ رُعب و دبدبہ اس لیے نہ ہو کہ وہ اس کی وجہ سے من مانی کرے اور بادشاہ و سلطان کی نافرمانی کرے۔

بادشاہ کو چاہیے کہ وہ ہر بڑی اقلیم میں ایک امیر مقرر کرے، جس کے ذمے صرف لڑائی کے امور ہوں۔ اس کے ماتحت بارہ ہزار مجاہد ہوں۔ وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں اور ہر باغی اور سرکش سے لڑیں۔ جب یہ ہو جائے تو ملاء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ وہ امیر خاندانی زندگی، کاروباری معاملات کے معاہدوں اور ایسے ہی دوسرے امور کے نظاموں کو جانچے پرکھے، تاکہ ہر چیز شرع کے موافق ہو جائے اور لوگوں کو پوری طرح امن نصیب ہو۔

میں امیروں سے کہتا ہوں: اے امیرو! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ تم فانی لذتوں میں منہمک ہو اور تم نے رعایا کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے کہ اس میں کے بعض بعض کو کھاتے رہیں۔ شرابیں کھلے بندوں پی جاتی ہیں اور تم اُسے بُرا نہیں سمجھتے۔ زنا، شراب خوری اور جوا بازی کے لیے مکان بنائے جاتے ہیں اور تم ان کو نہیں توڑتے۔ بڑے بڑے علاقے ہیں، جہاں چھ سو سال سے زیادہ سے کبھی کوئی حد نہیں جاری کی گئی۔ جس کو تم کمزور پاتے ہو اُسے ہڑپ کر لیتے ہو اور جسے قوی پاتے ہو، اُسے چھوڑ دیتے ہو۔ تمھارے خیالات لذیذ کھانوں، عورتوں کی لطافتوں، کپڑوں اور مکانوں کے حسن و خوبی کے لیے وقف ہو کر رہ گئے ہیں۔ تم نے کبھی سر اونچا کر کے اللہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ تم اُس کا اپنی زبانوں سے صرف اپنی حکایتوں کے دوران ذکر

کرتے ہو، گویا کہ تم اللہ کا نام لینے سے زمانے میں انقلاب چاہتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ اللہ اس پر قادر ہے۔ اور تمھاری اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ زمانے میں اس طرح انقلاب آجائے گا۔

میں فوجیوں سے کہتا ہوں۔ اے فوجیو! اللہ نے تمھیں جہاد کے لیے باہر نکالا تھا۔ تاکہ تم کلمۂ حق کو ظاہر اور شرک اور اہلِ شرک کو دباؤ۔ تم نے رباط الخیل (لڑائی کے لیے گھوڑے باندھنا) اور اسلحہ بندی کو ایک ذریعۂ معاش بنا لیا ہے اور اس کے ذریعہ بغیر جہاد کی نیت اور قصد کے تم زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرتے ہو۔ تم شراب اور بھنگ پیتے ہو۔ تم نے داڑھیاں منڈوا رکھی ہیں۔ مونچھیں بڑھائی ہیں۔ لوگوں پر ظلم کرتے ہو، اور جہاں سے بھی مل جاتا ہے، بے پروا ہو کر کھاتے ہو۔ خدا کی قسم تم عنقریب اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر وہ تمھیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔ تمھارے بارے میں اللہ کی مرضی یہ ہے کہ تم غازیوں میں سے جو صالحین ہیں، اُن کا لباس پہنو، داڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں کٹواؤ، پانچ وقت کی نماز پڑھو لوگوں کے معاملے کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ جنگ و قتال اور مصیبت میں صبر کرو۔ نمازوں میں جو رخصتیں ہیں، جیسے قصر، جمع، سنتوں کا ترک اور تیمم، اُن پر مضبوطی سے عمل کرو۔ فرائض پر سختی سے جمے رہو۔ اپنی نیتوں کو اچھا کرو۔ تمھارا پروردگار تمھارے خاندان کو برکت دے گا، اور تم کو تمھارے دشمنوں پر فتح دے گا۔

میں دست کاروں اور حرفہ پیشہ والوں کو کہتا ہوں :- تمھاری امانتیں ضائع ہو گئیں۔ تم نے اپنے پروردگار کی عبادت سے انحراف کیا، اور اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک بنایا۔ تم نے اپنے شیطانوں کے لیے جانوروں کی قربانیاں دیں، اور شاہ مدار اور سالار غازی کے مزاروں پر حج کیے۔ تمھاری یہ حرکات کتنی بُری ہیں۔ تم میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ اُن کے پاس نہ زیادہ مال ہے اور نہ آمدنی لیکن وہ اپنے لباس، زینت و آرائش اور کھانے میں تکلف کرتے ہیں اور اُن کی آمدنی ان چیزوں کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس کی وجہ سے اُن کی عورتوں کے حقوق پورے نہیں ہوتے۔

تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو شراب پیتے اور فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس سے ان کے معاشِ دنیوی بھی ضائع ہوتی ہے اور آخرت بھی۔ اللہ نے تمھارے لیے اتنی روزی یقیناً فراہم کر دی ہے کہ اگر تم میانہ روی اختیار کرو تو وہ تمھارے لیے اور اُن کے لیے جن کے تم پر حقوق ہیں، کافی ہو اور آخرت کے زادِ راہ کے لیے بھی کافی ہو۔ تم نے اپنے پروردگار کی نعمت کی ناشکری کی اور مجوسی تدبیر کو اختیار کیا کیا

تم جہنم کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اپنی صبحیں اور شامیں اللہ کے ذکر میں، پورا دن اپنے حرفے اور پیشے میں اور آرام اپنی بیویوں کے ساتھ صرف کرو۔ آمدنی سے کم خرچ کرو۔ اور اس طرح جو بچے، اس سے غریب وطن اور محتاج کی مدد کرو۔ کچھ آنے والی آفات اور ضرورتوں کے لیے بچا کر رکھو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ تم لوگوں کی غلط تدبیر ہو گی۔ . .

میں مسلمان جماعتوں سے بحیثیت عمومی ایک بات کہتا ہوں :۔ اے بنی آدم کے گروہ! تمہارے اخلاق میں فتور آگیا ہے۔ تم پر بخل اور کنجوسی نے غلبہ پالیا ہے۔ شیطان کا تم پر تسلط ہو گیا ہے۔ عورتیں مردوں کے سر ہو گئی ہیں، اور مرد عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ تم حرام کو اچھا سمجھنے لگے ہو اور حلال کو بُرا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اللہ ایک آدمی کو ایسی چیزوں کا مکلف بناتا ہے، جن کی وہ استطاعت رکھتا ہے۔ اپنی جنسی خواہش کی نکاح سے تسکین کرو خواہ تمہیں ایک سے زیادہ بیویاں کرنا پڑیں۔ اپنے کھانے پینے اور لباس میں ایسا تکلف نہ کرو کہ تم اس کے مصارف کا بار نہ اٹھا سکو۔ اپنی بیوی کو معلق بنا کر نہ چھوڑو (کہ نہ اُسے گھر بساؤ اور نہ طلاق دو) اپنے اوپر چیزوں کو تنگ نہ کرو کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے نفوس فسق و فجور کی طرف مائل ہوں گے۔ اللہ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصتوں پر اسی طرح عمل ہو، جیسے اس کے مقرر کردہ عزائم پر۔ اپنے پیٹوں کی خواہش کا مداوا کھانوں سے کرو۔ اور اتنا کماؤ جو تمہارے لیے کافی ہو۔ لوگوں پر بار نہ بنو کہ ان سے مانگتے رہو اور وہ تمہیں کچھ دینے سے انکار کر دیں۔ اسی طرح خلفاء اور امراء پر بار نہ بنو۔ تمہارے لیے اچھی بات یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں سے کماؤ۔ اس سے مستغنی وہ بندہ ہو سکتا ہے جسے اللہ نے یہ الہام کیا ہو کہ اللہ اس کے لیے کافی ہے اور اسے وہ فقر و فاقہ سے محفوظ رکھے۔ اے بنی آدم کے گروہو! جسے رہنے کے لیے مسکن، پیاس بجھانے کے لیے پانی، پیٹ بھرنے کے لیے کھانا، تن ڈھانکنے کے لیے کپڑا، جنسی ضرورت کے لیے بیوی جو معیشت میں اسی کی مددگار و معاون ہو، میسر آجائے تو اُسے پوری دنیا میسر آگئی۔ اُسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔